Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)
Volume 3 Issue 2, Fall 2023
ISSN(P): 2790 8216 ISSN(E): 2790 8224
Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

ففتھ جنریشن وار سیرت طیبہ کے تناظر میں تحقیقی جائزہ

Title:	**A Research Review of the Fifth-Generation Warfare in the Context of the Sirat-e-Tayyabaﷺ**
Author (s):	Muhammad Attique, Manzoor Ahmed Al Azhari
Affiliation (s):	The HITEC University Taxila, Cantt, Islamabad, Pakistan
DOI:	https://doi.org/10.32350/mift.32.04
History:	Received: August 22, 2023, Revised: October 11, 2023, Accepted: October 26, 2023, Published: December 26, 2023
Citation:	Attique, Muhammad and Manzoor Ahmed Al Azhari. “A Research Review of the Fifth-Generation Warfare in the Context of the Sirat-e-Tayyabaﷺ.” *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 3, no. 2 (2023): 43–57. https://doi.org/10.32350/mift.32.04
Copyright:	© The Authors
Licensing:	This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities
University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

"ففتھ جنریشن وار": سیرت طیبہ کے تناظر میں تحقیقی جائزہ

A Research Review of the Fifth-Generation Warfare in the Context of the Sirat-e-Tayyabaﷺ

Muhammad Attique *

The Hitec University Taxila, Cantt, Islamabad, Pakistan.

Manzoor Ahmed Al Azhari

The Hitec University Taxila, Cantt, Islamabad, Pakistan.

Abstract

The concept of fifth-generation warfare (۵GW) is becoming increasingly relevant in modern times. Unlike traditional warfare, ۵GW is fought in an unconventional manner using information warfare, propaganda, and cyber-attacks. The goal of ۵GW is not to defeat the enemy militarily, but rather to destabilize their society psychologically and mentally through a long-term war that operates beyond geographical boundaries and limitations. In this context, there is a pressing need to raise awareness about the importance of fifth-generation warfare in the light of Islamic teachings. The Qur'an and Sunnah provide a framework for understanding the nature of warfare and the principles of defense. The Messenger of the Universe also demonstrated strategic foresight in his approach to warfare, which can serve as a guide for contemporary military leaders. Using a qualitative research methodology, the study analyzes the relevant literature, like; scholarly articles, books, and government reports on ۵GW and Islamic teachings. The findings of the research suggest that ۵GW poses a serious threat to the stability and security of Muslim societies. The paper argues that a comprehensive approach to security is necessary to protect against this threat, which includes economic, political, and social measures. In conclusion, this paper provides a valuable contribution to the understanding of ۵GW and its implications for Muslim societies. It emphasizes the importance of raising awareness about this issue in the light of Islamic teachings and developing proactive defense strategies to counter this threat. The paper offers practical recommendations for policymakers and military leaders on how to effectively confront the challenge of ۵GW and ensure the security and stability of their societies.

Key Words: Fifth-generation warfare, Information warfare, Cyber warfare, Disinformation war, Psychological Warfare, Propaganda, Technology, ۵th GW, War of Ideology, Seerah.

۱. تعارف

ففتھ جنریشن وار کے تصور نے قریباً ایک دہائی قبل ہی فورتھ جنریشن وار کے بعد نئی جنریشن کے طور پر اہمیت حاصل کرلی تھی۔ لیکن تاحال کوئی حتمی اور واضح تعریف نہیں کی جاسکی البتہ مختلف اصطلاحات سننے کو ملتی رہیں مثلاً: غیر محدود جنگ، اقتصادی جنگ، اعصاب کی جنگ، نظریاتی اور نفسیاتی جنگ وغیرہ تاہم اہل علم وماہرین کے ہاں یہ نئی جنریشن وار تاحال متنوع رہی ہے۔ ففتھ جنریشن وار ایک ایسی خاموش، ہموار، سست، مگر تیر بہدف جنگ ہے، جس میں غیر روایتی طریقہ کار اپناتے ہوئے حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔ اور عوام، حکومت اور اداروں کو آپس میں بد ظن کیا جاتا ہے۔ اس میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔

*Corresponding author: Muhammad Attique at mattique۵@gmail.com

ذیل میں کچھ اقتباسات پیش خدمت ہیں جن سے اس کے تشنہ پہلو کھل کر سامنے آجاتے ہیں:

"۵GW is the battle of perceptions and information"[1]

ففتھ جنریشن وار معلومات اور افکار کی جنگ ہے۔

"Wars of perception are ۵GW, with information being the weapon, due to increased technology of cyberspace, media, social media, his noticeability of these tactics of deception and propaganda backed by identity construction and misperception, and the power of shaping the will of the adversary"[2]

ففتھ جنریشن وار افکار کی جنگ ہے جو معلومات (Data) کو بطور ہتھیار استعمال کرتی ہے، سائبر سپیس، سوشل میڈیا اور میڈیا کی بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی کی بدولت، اس کی مکاری اور پروپیگنڈا کی تکنیکیں توجہ طلب ہیں جو کہ تشخص اور غلط فہمی کے سہارے کی جاتی ہیں، اور دشمن کی خواہش کو (من چاہی) شکل دینے کی طاقت۔

"In this battle of the minds, a cyberwar is taking place, turning ordinary people into insurgents against their own governments through propaganda and misinformation".[3]

اذہان کی اس جنگ میں سائبر وار نے جگہ لے لی ہے جو عام عوام کو پروپیگنڈا اور غلط فہمی کی بنیاد پر اپنی ہی حکومت کے خلاف باغی بنا رہی ہے۔

۱.۱ تعریف

ففتھ جنریشن وار بنیادی طور پر انفارمیشن (مسخ شدہ معلومات)، پروپیگنڈا اور سائبر حملوں کے ذریعے غیر روایتی طرز پر لڑی جانے والی ایسی جنگ جو جغرافیائی حدود و قیود سے ماوراء طویل دورانیے پر محیط لڑائی کا نام ہے۔ اس جنگ میں غیر محسوس و غیر اعلانیہ طریق سے نشانِ ہدف (مخالف/دشمن) عوام کے اذہان کو قرار دیتے ہوئے انھیں فکری و نفسیاتی طور پر بایں صورت مفلوج کر دیا جاتا ہے کہ ان میں کسی بھی محاذ پر دشمن کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رہتی۔ اس تعریف کو شکل ۱ء۱ میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

[1] H. Abbott, Daniel, *"The Handbook of 5GW"* (USA: Nimble Books LLC, ۲۰۱۰) Deichman, Shane, supra note, ۲:۱۲.

[2] Qureshi, Waseem Ahmad, *"Fourth and Fifth Generation Warfare Technology and Perception"* (SAN DIEGO INTERNATIONAL LAW JOURNAL,۲۰۱۹) ۲۱۰.

[3] Qureshi,*"Fourth and Fifth Generation Warfare Technology and Perception,"* ۲۱۲.

شکل ۱ء ۱ ماڈل برائے 5th GW کا تعارف ذرائع، اہداف اور نتائج

۱.۲ نظریہ ففتھ جنریشن وار

گرچہ ففتھ جنریشن وار کی کوئی متفقہ تعریف سامنے نہیں آئی، اور اسے ولیم ایس لینڈ سمیت کچھ دیگر سکالرز نے مسترد کیا ہے جو چوتھی نسل کے جنگ کے اصل بانیان میں سے ہیں۔ ففتھ جنریشن وار کی اصطلاح باقاعدہ طور پر ۲۰۰۳ء میں پہلی دفعہ Robert Steele کی طرف سے استعمال کی گئی۔ جبکہ لنڈ نے اس کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تو فورتھ جنریشن وار کی بھی حتمی شکل دینا باقی ہے۔ اسی طرح ۲۰۰۱ء اور ۲۰۰۳ء میں کیپٹل ہل پر ہونے والے Anthrax and Ricin کے حملوں کو Terry Terrif نے ۵GW کے لئے ۲۰۰۸ء میں استعمال کیا۔ دونوں حملے خصوصی علم کا تقاضا کرتے تھے جس میں مرکزی حکومت کے دفاتر اور تنصیبات کو کامیاب نشانہ بنایا گیا۔ جس کے نتیجے میں حکومتی نظام کی غیر فعالیت سمیت عوام میں خوف پیدا ہوا۔ کرنل ہیمس نے اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ ففتھ جنریشن وار کی ان متعین صورتوں کے علاوہ بغاوت کی ایک اور ترقی یافتہ شکل بھی ہوگی، جو کہ فوجی شکست کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ عسکری دانشوروں اور ماہرین نے چار بنیادی عناصر کی نشاندہی کی ہے جو جنگ کی ارتقائی شکل کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

- ☆ محاذ کی بدلتی نوعیت ☆ مخالفین کی بدلتی نوعیت
- ☆ مقاصد کی بدلتی نوعیت ☆ طاقت کی بدلتی نوعیت

جنگ کے جدید دور (Modern Warfare) سے قبل یہ عناصر عام طور پر مستقل رہے، جو کہ قابل سوال نہیں ہیں۔ تاہم مابعد از جدیدیت کے ٹیکنالوجی، سیاست، معیشت اور سماجی تنظیموں کے شعبوں میں خاطر خواہ ترقی خصوصاً انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اس سے ملحقہ دیگر

ٹیکنالوجیز نے عالمگیریت (Globalization) کو جنم دیا۔ جس کے نتیجے میں جنگ کے بنیادی عناصر میں تبدیلی پیدا کر کے اسے عسکری محور سے باہر دھکیل دیا۔ جنگ کی ارتقائی ترقی کی وضاحت شکل ۲ء۱ میں کی گئی ہے۔

شکل ۲ء۱ جنگوں کی نسل در نسل ترقی اور تقابل

۱.۳ طریقہ کار

اس جنگ میں حملے سے قبل دشمن کی تمام تر کمزوریوں (Vulnerabilities) کا بخوبی جائزہ لیا جاتا ہے اور پھر مناسب وقت اور جگہ کا تعین کر کے اس کمزوری کو ہدف بناتے ہوئے حملہ کیا جاتا ہے۔ ذیل میں سر سری جائزہ پیش کیا جائے گا۔

جیسا کہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ امت مسلمہ روز اول سے کچھ فروعی اختلافات کا شکار ہے۔ اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مغربی سامراج مخصوص ایام میں میڈیا کے مختلف شعبے استعمال کرتے ہوئے شیعہ سنی فسادات کو ہوا دی جاتی ہے اور پھر اپنے ایجنٹس کی مدد سے دو طرفہ امداد فراہم کی جاتی ہے۔ ماضی میں اس کی مثالیں شام، لیبیا اور یمن ہیں جہاں پہ انھی ہتھکنڈوں کے ذریعے ان ریاستوں کے امن کو تاراج کیا گیا۔ علاوہ ازیں "Freedom of Expression" کے نام مذہبی مقدسات کو نشانہ بنایا جاتا ہے، اور پھر اپنا ہدف "اسلام ایک متشدد مذہب ہے" کی صورت میں حاصل کیا جاتا ہے۔

میڈیا کے ذریعے تہذیب و ثقافت کو مجروح کیا جاتا ہے اور نت نئے نعروں کی تشہیر کی جاتی ہے۔ مثلاً: میرا جسم میری مرضی، حقوق آزادیِ نسواں، عورت ہوں نوکرانی نہیں، روشن خیالی وغیرہ مختلف ڈراموں، فلموں، این جی اوز اور انسانی حقوق کی تنظیمات کی طرف سے انھیں فنڈنگ اور سہولیات فراہم کر کے فحاشی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کا مشہور مقولہ ہر زبان زد عام ہے: "جس قوم کو تباہ و برباد کرنا ہو اس قوم کے جوانوں میں فحاشی و عریانی پھیلا دو"۔

کسی ریاست میں کرپشن، بدعنوانی اور غیر منصفانہ نظام کی صورت میں اسے پروپیگنڈا اور میڈیا کی سنسنی خیز خبروں کے ذریعے عوام میں بے چینی اور مایوسی کی کیفیت کو جنم دینا اور لاقانونیت کی صورت پیدا کرنا۔ اس کے لئے مختلف نعروں "Slogans" کا استعمال کیا جاتا ہے۔

کسی بھی ملک کی ترقی میں معیشت اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اس کو ہدف بنانے کے لئے ہر ریاست کے حساب سے منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ مثلاً: ترکی کو نشانہ بنانے کے لئے مغربی مافیہ نے سٹاک مارکیٹ میں وافر مقدار میں ان کے حصص خرید کر پھر یکدم انھیں فروخت کرنا۔ پاکستان کے معاملے میں اس وقت CPEC اہم معاشی پیش رفت ہے اس کو کبھی علیحدگی پسند تحریکوں تو کبھی دہشت گرد حملوں کی وساطت میڈیا پر بے جا تشہیر کے ذریعے سست روی کا شکار بنایا جاتا ہے۔

پروپیگنڈا کے ذریعے بین الاقوامی محاذ پر بے بنیاد الزامات کی مدد سے دشمن ملک کو بین الاقوامی سطح پر تنہائی (Isolation) کی طرف دھکیلا جاتا ہے، مختلف اقتصادی و تجارتی پابندیاں لگا کر یا امداد روک کر۔ مثلاً: پاکستان میں GHQ راولپنڈی پر حملہ کروا کر یہ انفارمیشن میڈیا کے ذریعے نکالی جاتی ہے کہ پاک آرمی کمزور ہے اور پھر پروپیگنڈا کے ذریعے یہ بات پھیلائی جاتی ہے کہ پاکستان کا نیوکلئیر پروگرام خطرے میں ہے لہٰذا اسے امریکہ کے حوالے کیا جائے اور قرضے کو IMF اس کے ساتھ مشروط کر دیتا ہے۔

اس تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے حساس معلومات (Data) حاصل کی جاتی ہیں اور پھر اس کی بنیاد پر منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ مثلاً: امریکہ میں صدارتی انتخابات میں فیس بک سے ڈیٹا لے کر پھر اسی میدان کو استعمال کرتے ہوئے غیر جانبدار عوام کے اذہان کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ کسی ملک کی اہم تنصیبات کو غیر فعال بنانا یا بنکس کو لوٹنا وغیرہ۔

اپنی مرضی کے بدعنوان، فاسد سیاسی لیڈروں کی حمایت کر کے حکومتی ایوانوں تک رسائی دلانا اور پھر اپنے مقاصد حاصل کرنا اور من چاہے فیصلے کروانا۔

۱. یہ بنیادی طور پر سابقہ جنریشنز کی ترقی یافتہ شکل ہے۔
۲. انفارمیشن، پروپیگنڈا اور سائبر خطرات اس کے بنیادی آلات ہیں۔
۳. اس کے اہم میدان نظریاتی، فکری، اور سماجی ہیں۔
۴. اس جنگ میں روایتی عسکری تصادم سے گریز کیا جاتا ہے۔
۵. دورانیے اور جغرافیائی اعتبار سے ایک غیر محدود جنگ کہلائی جاتی ہے۔
۶. GW۵ میں اپنوں کو دشمن بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور بسا اوقات خود کو خود کا دشمن بنا دیا جاتا ہے۔
۷. اس جنگ کی سب سے اہم خوبی یہ کہ دشمن سامنا کیے بغیر سافٹ میدان میں ایک گام پیچھے رہ کر لڑتا ہے جس سے اس کی نشاندہی ایک مشکل امر ہے۔
۸. داخلی انتشار برپا کر کے ریاست کو اندرونی طور پر کمزور کیا جاتا ہے، اور مخالف کی اپنی سرزمین ہی زیر استعمال لائی جاتی ہے۔
۹. اس جنگ میں فقط فوج کو نشانہ نہیں بنایا جاتا بلکہ پوری قوم کو ہدف بنایا جاتا ہے۔

* کم خرچ: یہ جنگ روایتی جنگ کے مقابل کم خرچ ہے کیوں کہ اس میں جانی ومالی نقصان کے بغیر اہداف تک رسائی ممکن ہے۔اس لئے اسے اپنایا جاتا ہے۔
* آسان: اعلان جنگ کے بغیر، ظالم کا لقب پائے بغیر دشمن کے ہاتھوں ہی اپنے مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے۔
* طویل المدت: یہ ایک طویل دورانیے کی جنگ ہے جس میں نہایت تسلی اور اطمینان سے اہداف کی تکمیل کی جاتی ہے۔
* ایک جدید طرز جنگ ہے۔
* براہ راست شمولیت سے گریز: اس جنگ میں براہ راست دشمن کا سامنا کئے بغیر خود کو بہت سے خطرات سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے، اور اس طرح حملے کی ذمہ داری بھی کبھی قبول نہیں کی جاتی۔
* بغیر کسی دباؤ کے لڑی جانے والی، کیونکہ جب کسی طرح اعلان جنگ ہی نہیں اور فریقین کا تعین ہی نہیں تو دباؤ کیسا۔
* انسانی حقوق کی خلاف ورزی کئے بغیر لڑی جانے والی لڑائی کیوں کہ اس میں مطلوبہ اذہان کو نشانہ بنایا جاتا ہے جبکہ روایتی جنگ میں بڑے پیمانے پر بارود سے کئی بے گناہوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔
* ایٹمی ہتھیاروں کی تسدید اس جنگ میں ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال سے گریز کو یقینی بنایا جاتا ہے اس لئے اختیار کیا جاتا ہے۔
* اس جنگ میں جنگ سے پہلے جنگ لڑی جاتی ہے جیسا کہ روس نے یوکرین کے معاملے اقدام اٹھائے۔ جس کے نتیجے میں دشمن پہلے ہی کمزور ہو چکا ہوتا ہے اور بآسانی فتح کیا جا سکتا ہے۔

یہ جنگ اپنے آپ میں ایک معمہ ہے اور یہ اس کی سب سے بھیانک صورت ہے کہ دشمن کو حملے کی خبر ہی نہیں ہو پاتی کہ کب؟ کس نے؟ کہاں سے؟ کہاں؟ اور کیسے؟ حملہ کر دیا ہے۔اس کے متعلق ڈاکٹر منور صابر ایک جملہ کہتے ہیں:

"A war within: harder to fight, hardest to understand (be lose the battle to win the war)".[۴]

ایک ایسی اندرونی جنگ جس کو لڑنے سے زیادہ سمجھنا مشکل ہے (بڑی جنگ جیتنے کے لئے چھوٹی لڑائی ہارنا پڑتی ہے)

یعنی کسی دشمن (ریاست / قوم) کو اندرونی طور پر مسائل میں اس قدر الجھا دینا کہ وہ ان سے نکل ہی نہ سکے اور نہ ہی بیرونی دشمن کی بھنک پڑنے پائے، کہ یہ کسی اور کا وار ہے۔ڈینئل ایبٹ اس کی حقیقت کے بارے کچھ یوں رقم طراز ہوتے ہیں:

* You never knew you were at war.
* You never saw what hit you.
* You never knew there was a chance for victory.
* You never knew that you were defeated.
* You don't believe in any of the above. [۵]

[۴] Munawar Sabir, *"Fifth- Generation War,"* https://www.jworldtimes.com/old-site/pakistan-affairs/january-۲۰۲۰ /, (accessed on: ۰۵:۲۶ PM ۰۵ Feb ۲۰۲۳).

[۵] *"The Hand book of fifth generation warfare,"* ۳۷.

اس کی سب سے خطرناک پالیسی یہ کہ دشمن کا اپنے آپ کو حالت جنگ میں تسلیم نہ کرنا اور اندر ہی اندر اسے کمزور تر کر دینا کہ لڑنے کے قابل ہی نہ رہے۔

اس وقت دنیا بھر خصوصاً پاکستان اور پوری مسلم امہ میں جاری اس کثیر الجہات جنگ کے تصور نے ایک چیلنج کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس کا بھرپور جواب دینے کے لئے ضروری ہے کہ بحثیت مسلم امہ ہم اس کی خصوصیات، پس پردہ حقائق، تصورات، آلات وسائل اور اقسام کا تفصیلی فہم حاصل کریں اور اس ضمن میں ارباب اختیار ایک جامع دفاعی واقدامی منصوبہ بندی قوم کی خدمت میں پیش کریں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور قوم کو بھی باور کرانی چاہئے کہ یہ ہتھکنڈے کوئی نئے نہیں بلکہ ماضی میں آزمائے گئے یہاں تک کہ آج سے ۱۴ صدیاں قبل دشمنان دین نے مسلمانوں کو نفسیاتی وفکری طور پر مغلوب کرنے کے لئے اسلام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کے لئے کیسے کیسے حربے، پروپیگنڈے اور افواہوں کا سہارا لیا۔ لیکن ان سب کا تدارک بھرپور حکمت عملی کے ساتھ کیا گیا نہ کہ جذبات کے ساتھ۔

آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ قوم کو قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کی حساسیت واہمیت اور رسولِ کائنات ﷺ کی دفاعی حکمت عملیوں سے روشناس کروانا چاہئے۔ اس بات کو راسخ کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ کوئی نئی آفت نہیں بلکہ آزمائی ہوئی ہے فقط جدت کی وجہ سے آلات (Tools) اور اصطلاحات بدل گئی ہیں، تاکہ ڈر اور خوف کی کیفیت ختم کر کے امت کو ذہنی ونفسیاتی طور پر تیار کیا جا سکے۔

۲. ۵th GW کی نفسیاتی اور فکری و نظریاتی جنگ سے مماثلت

ماقبل کی بحث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ففتھ جنریشن وار کوئی انوکھی یا غیر مانوس طرز جنگ نہیں فرق صرف اصطلاح اور ذرائع کا ہے۔ وگرنہ اس فن کو علماء عرب اپنی یونیورسٹیز میں قریباً عرصہ ۵۰ سال سے بطور مضمون پڑھا رہے ہیں اور وہاں پر اس علم و فن کے باقاعدہ متخصصین موجود ہیں جنھوں نے اس فن پر سینکڑوں کتابیں تصنیف کر رکھی ہیں۔ علماء عرب اس علم کو " **الغزو الفکری** " یا " **الغزو النفسیة** " کے نام سے جانتے ہیں۔

ذیل میں اہل اسلام کی چند تعریفات پیش خدمت ہیں:

علامہ شیخ عبد العزیز بن بازؒ فرماتے ہیں:

"مجموعة الجهود التي تقوم بها أمة من الأمم للاستيلاء على أمة أخرى أو التأثير عليها حتى تتجه وجهة معينة " [6]

ایسی کاوشوں کا مجموعہ جن کے ذریعے ایک قوم دوسری قوم پر غالب آتی ہے یا اسے متاثر کرتی ہے تاکہ اسے ایک مخصوص شکل میں ڈھال سکے۔

ڈاکٹر حمود الرحیلی درج ذیل تعریف پیش کرتے ہیں:

---

[6] بن باز، شیخ عبد العزیز، **مجموع فتاوى ومقالات متنوعة**، (سعودی عرب: ادارہ بحوث العلمیہ، ۲۰۲۰ء)، ۳:۴۳۸۔

" يقصد بالغزو الفكري الوسائل غير العسكرية التي اتخذها أعداء الإسلام لإزالة مظاهر الحياة الإسلامية وصرف المسلمين عن التمسك بالإسلام، مما يتعلق بالعقيدة وما يتصل بها من أفكار وتقاليد و أنماط وسلوك " [7]

الغزو والفکری سے مراد دشمنان اسلام کا غیر عسکری ذرائع سے اسلامی اقدار کو ختم کرنا اور مسلمانوں کو اتباع اسلام سے ہٹانے کے لئے ایسے اقدامات اٹھانا کہ جن کا تعلق عقیدہ اور اس سے متعلق نظریات، روایات اور طرز عمل سے ہے۔

مولانا محمد اسماعیل ریحان اپنی کتاب نظریاتی جنگ کے محاذ میں ایک تعریف ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

"هوالغزو بوسائل غير عسكرية" [8]

ایک ایسی جنگ جو غیر روایتی ذرائع سے (براہ راست اسلحہ کے بغیر) لڑی جائے۔

اسی جنگ کی تعریف جمال سید نفسیاتی جنگ کے عنوان کے تحت یوں تحریر کرتے ہیں:

"نفسیاتی جنگ سے مراد ہر قسم کی جنگ ہے، خواہ وہ مادی قوت کے ساتھ ہو یا معنوی قوت کے ساتھ ہو، اس کا مقصد دشمن کو خاص نفسیاتی حالت میں رکھنا اور وہ حالت شکست ہے۔ گویا کہ نفسیاتی جنگ کا دیگر تمام عسکری، اقتصادی، سیاسی اور نظریاتی جنگوں سے علیحدہ کوئی وجود نہیں، بلکہ یہ تمام جنگوں کی اصل روح ہے۔" [9]

طہٰ زیدی لکھتے ہیں:

"اس سے مراد ایسے اقدامات جن سے لوگوں کے افکار و عقائد کو متاثر کیا جائے اور فکری روح کو کمزور کیا جائے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے جھوٹی خبروں اور افواہوں کا سہارا لیا جائے۔" [10]

ڈاکٹر وہبہ الزہیلی اس کی مفصل تعریف بدیں الفاظ رقم فرماتے ہیں:

"نفسیاتی جنگ کے ذریعے دشمن کے حوصلوں کو پست کرنا مقصود ہوتا ہے تاکہ اس میں جنگ کرنے کی اہلیت باقی نہ رہے۔ یہ ایک ایسا آزمودہ ہتھیار ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک دشمنوں کو شکست دینے کے لئے یہی حکمت عملی اپنائے ہوئے ہیں۔ اس جنگ کی بدولت ایک بہادر اور دلیر سپاہی کو بزدل اور ایک ذمہ دار شہری کو ملک دشمن بنایا جا سکتا ہے۔ شرعی اور بین الاقوامی قوانین میں اس قسم کے حربوں کا استعمال جائز ہے۔" [11]

---

[7] حمود الرحیلی، ڈاکٹر حمود بن احمد، **تحصين المجتمع المسلم ضد الغزو الفكري** (مدینہ منورہ: جامع اسلامیہ، ١٤٢٤ھ)، ۳۳۹۔

[8] محمد اسماعیل ریحان، **نظریاتی جنگ کے محاذ**، (کراچی: المنہل، ۲۰۱۶ء)، ۲۲۔

[9] جمال سید، **اضواء على الحرب النفسية** (قاہرہ: الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، ۱۹۷۲ء)، ۱۵۔

[10] طہ زیدی، **معجم مصطلحات الدعوة والاعلام الاسلامی** (اردن: دار النفائس، ۲۰۱۰ء)، ۱۳۴۔

[11] الزہیلی، ڈاکٹر وھبہ، **بین الاقوامی تعلقات**، مترجم: عبد الحکیم، (اسلام آباد: الشریعہ اکیڈمی، ۲۰۱۵ء)۷۹۔

ففتھ جنریشن وار کی خصوصیات، اہداف، ذرائع و وسائل اور سطور بالا میں مذکور تعریفات کا جائزہ لینے سے یہ ابہام کلی طور پر رفع ہو جاتا ہے کہ یہ سب ایک ہی حقیقت کے مختلف نام ہیں جس میں ایک عنصر نہایت مشترک ہے کہ غیر عسکری یا غیر روایتی ذرائع کا استعمال کر کے نفسیات اور افکار و نظریات کو نشانہ بناتے ہوئے اذہان کو فتح کیا جاتا ہے، اور دشمن کے منہ اپنی بولی بلوائی جاتی ہے۔ ذیل میں ان اصطلاحات کا تطابقی جدول درج ہے:

اردو	عربی	انگلش
نفسیاتی جنگ	الغزوالنفسیة	Psychological War
نظریاتی جنگ	الغزوالفکری	Ideological War
افکار کی جنگ	الغزوالفکری	War of Perception
ففتھ جنریشن وار/ Fifth Generation Warfare		

مختصر اًیہ کہ ففتھ جنریشن وار ان تمام خصوصیات کی حامل جنگ کو کہا جاتا ہے اور یہ کوئی نئی موہوم چیز نہیں ہے بلکہ قرآن و سنت سے اس کے نظائر لئے جاسکتے ہیں اور ان کی روشنی میں اپنی حکمت عملیوں کا قبلہ درست کیا جاسکتا ہے۔

۳. ففتھ جنریشن وار سیرت نبوی ﷺ کے آئینے میں

اس حصے میں ان نفسیاتی اور فکری و نظریاتی (5th GW) حربوں / حملوں کا تذکرہ کیا جائے گا جو کتب سیرت اور احادیث میں مذکور ہیں۔

انسان چونکہ فطری طور پر ان مذکورہ تینوں چیزوں کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے اس لئے مشرکین نے مختلف چالوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کبھی حسین عورتوں کی پیش کش کی تو کبھی سرزمین عرب کی سرداری کی پیش کش کی تو کبھی من چاہی دولت کی تاکہ انسانی و نفسانی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ ﷺ کو دعوت حق سے کنارہ کش کیا جاسکے۔ حتیٰ کہ آپ کے چچا حضرت ابو طالب کے ذریعے بھی یہ پیغام پہنچایا گیا، مگر اس صبر و استقامت کے کوہ گراں نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا: اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پہ سورج اور بائیں ہاتھ پہ چاند بھی رکھ دیں تب بھی اس عظیم ذمہ داری سے باز نہیں آؤں گا یا تو اللہ کا دین غالب آئے گا یا اسی مہم میں اپنی جان قربان کردوں گا۔"[۱۲]

5th GW کا انتہائی اہم آلہ کسی دشمن کو مختلف پابندیاں لگا کر اقتصادی طور پر مفلوج کر دینا اور معاشرے سے کلی یا جزوی طور پر الگ تھلگ کرنا شامل ہے۔ مشرکین مکہ نے اس موقع پر یہ وار بھی آزمانے کی بھرپور کوشش کی جس میں یہ طے پایا کہ کوئی بھی ان کے ساتھ رشتہ ناطہ اور خرید و فروخت کا معاملہ روا نہیں رکھے گا۔ مسلمانوں اور ان کی حمایت کی پاداش میں بنی ہاشم کو تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رکھا گیا۔"[۱۳] تاکہ دعوت دینِ الٰہی سے دل برداشتہ کیا جاسکے۔

اس دور میں زبان و بیان کو بطور ذرائع ابلاغ (Media) استعمال کیا جاتا تھا اور اس ضمن میں باقاعدہ مجالس کا انعقاد کیا جاتا۔ جس میں باقاعدہ طور پر شعر و نثر کی صورت میں اپنے بغض و عناد یا محبت کا اظہار کیا جاتا۔ حسد کی آگ میں جلسے ہوئے یہود و منافقین نے اس وار کا بھی جہاں موقع

---

[۱۲] ابن ہشام، محمد عبد الملک، **سیرت ابن ہشام**، مترجم: قطب الدین احمد محمودی (لاہور: مکتبہ خلیل، ۲۰۱۳ء)، ۱: ۲۹۶-۲۹۶۔

[۱۳] ابن اثیر جزری، **الکامل فی التاریخ**، (کراچی: نفیس اکیڈمی، ۲۰۱۹ء)، ۱: ۵۰۴۔

میسر آیا خوب استعمال کیا۔ذات رسول ﷺ پر کیچڑ اچھالنے کے لئے ہجویہ اشعار سے اپنے غصے کی آگ کو خوب ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے ،کئی بد بختوں کا تذکرہ کتب سیرت میں ملتا ہے۔ جن میں سے ایک ابو عفک نامی ۱۲۰ سالہ یہودی تھا جو ہجویہ شاعری کیا کرتا تھا۔ابن سعد فرماتے ہیں:

"وكان ابو عفک من بنى عمروبن عوف شيخا كبيرا قد بلغ عشرين و مائة سنة۔ وكان يهوديا، وكان يحرض على رسول الله ﷺ ويقول الشعر "۔[14]

وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف لوگوں کو اشعار پڑھ کر بھڑکاتا تھا۔

اسی طرح عصماء بنت مروان جو قبیلہ اوس سے تعلق رکھتی تھی اس نے بھی دین اسلام اور نبی مکرم ﷺ کے خلاف خوب زہر افشانی کی۔ چنانچہ ابن سعد رقم طراز ہیں:

"وكانت تعيب الاسلام وتؤذى النبى وتحرض عليه وتقول الشعر"[15]

ان لوگوں کا ایک ہی مقصد تھا کہ اسلام اور داعی اسلام کے خلاف زہر گھول کر اہل ایمان کو متنفر کیا جائے۔

۳۔۱ امور الٰہی پر تنقید

بعد از ہجرت مدینہ قبیلہ بنو نجار کے نقیب اور جلیل القدر صحابی رسول حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہ خناق کے عارضہ میں خالق حقیقی سے جا ملے جس پر آپ ﷺ سخت رنجیدہ تھے۔ جسے دشمنان اسلام نے معاندانہ رویے سے مزید دوگنا کر دیا۔یہود اور منافقین نے یہ بیانیہ جاری کیا کہ اگر محمد (ﷺ) سچے نبی ہوتے تو ہر گز ان کا اس قدر مخلص ساتھی نہ مرتا۔ جس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بئس الميت بومامة، ليهود ومنافقى العرب يقولون : لوكان نبيالم يمت صاحبه ، ولاملک لنفسى ولالصاحبى من الله شيئا۔" [16]

میں اپنی اور اپنے صحابی کی جان کے لئے حکم الٰہی میں کچھ قدرت نہیں رکھتا۔

اس قدر کج فکری (Misperception) کی باتیں کرے حالانکہ جانتے وہ بھی ہیں کہ کائنات کی ہر چیز نے فنا ہونا ہے اور سابقہ تمام انبیاء اپنے وقت اجل پر لبیک کہتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس کا فقط ایک ہی مقصد تھا کہ صحابہ کرام کے خیالات کو منتشر کیا جائے۔

۳۔۲ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے شادی پر بے جا تنقید

منافقین اور یہود نے جب دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے ساتھ حد درجہ محبت فرماتے ہیں حتی کہ وضو کا استعمال شدہ پانی بھی زمین پر گرنے نہیں دیتے اور دست بستہ حاضر رہتے ہیں۔اسی اثناء میں ایک وقعہ رونما ہوتا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کو طلاق دے دیتے ہیں جو کہ حضور ﷺ کی پھوپھی زاد ہیں۔ جنھوں نے آپ ہی کے حکم پر حضرت زید

---

[14] ابن سعد، محمد، الطبقات الکبریٰ (لبنان، بیروت: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ) ۱:۳۶۵ ۔

[15] ---ایضاً---

[16] سیرۃ ابن ہشام، ۲:۱۱۸۔

سے نکاح پر رضامند ہوئی تھیں، لیکن جب عین جوانی میں طلاق یافتہ ہو گئیں تو آپ ﷺ نے دلجوئی اور رسم متبنیٰ کے خاتمہ کی خاطر ان سے نکاح کرنا چاہا۔ اب مسئلہ یہ درپیش تھا دستور عرب کے مطابق منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹے کا درجہ رکھتا تھا اور ان کے ہاں اس کی بیوی سے نکاح کرنا قطعی حرام اور سنگین جرم تصور کیا جاتا تھا۔ اسی بناء پر حضور ﷺ ہچکچا رہے تھے کہ منافقین اپنی اس جاہلانہ رسم کے دفاع میں بات کا بتنگڑ بنادیں گے، اللہ نے سورہ احزاب کی آیت ۳۷ نازل فرمائی:

"وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ" [17]

اور جب آپ ﷺ نے اس شخص (حضرت زید رضی اللہ عنہ) سے کہا: جس پر آپ نے اور اللہ تعالیٰ نے احسان کیا کہ اپنی بیوی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کو اپنے پاس رکھو اور اللہ ڈرو، اور آپ اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ رکھے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر فرمانے والا تھا اور آپ لوگوں (کے منفی پروپیگنڈے) کا خوف رکھے ہوئے تھے۔ حالانکہ اللہ ہی زیادہ حقدار ہے کہ تو اس سے ڈرے۔

منافقین نے اس کی تشریح یوں پیش کی کہ دیکھو حضور ﷺ بہو سے نکاح حرام قرار دیتے ہیں اور خود اس کے مرتکب ٹھہرتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ حضور ﷺ حضرت زینب سے دل میں محبت چھپائے بیٹھے تھے اور جب حضرت زید نے اجازت طلاق چاہی تو آپ ﷺ بادل ناخواستہ منع کر دیا جس پر اللہ نے یہ مذکورہ آیت نازل فرمادی۔ منافقین نے اس افسانے کا اس شدت سے پروپیگنڈا کیا کہ آج تک اس کے اثرات کتب احادیث و تفاسیر میں دکھائی دے رہے ہیں، اور کئی سادہ لوح نو مسلم اس کا شکار بھی ہوئے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ نفسیاتی و نظریاتی حربہ عسکری جنگ سے کہیں زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

۳.۳ تعلیمات الٰہی سے منحرف کرنے کی سازش

ابن اسحاق کے مطابق یہودیوں کے کچھ لوگ حضور ﷺ کے پاس اس نیت سے آئے کہ "آؤ ممکن ہے کہ ہم اسے اس کے دین سے پھیر دیں کیونکہ وہ بھی ایک آدمی ہے۔" پھر وہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد (ﷺ) آپ جانتے ہیں کہ ہم علماء یہود اور ان میں صاحب حیثیت اور سردار ہیں اور اگر ہم آپ کی اتباع میں آگئے تو تمام یہود آپ کے پیرو ہو جائیں گے کیونکہ وہ ہماری مخالفت نہ کریں گے۔ دراصل ہمارا اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ جھگڑا اچل رہا ہے۔ اگر آپ کو حکم مقرر کر دیا جائے تو آپ ہمارے حق میں فیصلہ صادر فرمادیں تو بدلے میں ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمادیا۔[18]

یہاں وہ اس چال کے پیش نظر متحرک تھے کہ آپ ﷺ کو احکامات الٰہی سے منحرف کر کے عتاب الٰہی کا شکار کر دیا جائے، لیکن بدبخت نہیں جانتے کہ انبیاء اللہ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔

۳.۴ انصار کو آپس میں لڑانے کی کوشش

---

[17] الاحزاب ۳۳:۳۷۔

[18] **سیرۃ ابن ہشام**، ۱:۴۸۱۔

بمطابق ابن اسحاق یہود کا ایک نہایت متعصب، کینہ پرور اور حاسد شخص شائس بن قیس جو بہت بوڑھا تھا۔ اس کا اوس اور خزرج کے صحابہ کی ایک نہایت پر خلوص اور محبت بھری مجلس سے گزر ہوا، تو اسلام کی وجہ سے یہ خوشگوار جمعیت اس سے ہضم نہ ہو سکی اور حسد کی آگ بڑھکنے لگی۔ جس پر اس نے ایک کم سن یہودی نوجوان کو حکم دیا کہ ذرا ان پر توجہ دے اور ان کے ساتھ گھل مل کر بیٹھ اور جنگ بعاث (اوس و خزرج کے مابین لڑی جانے والی) کے قصے چھیڑ، وہ رجزیہ اشعار سنا جو انہوں نے ایک دوسرے کے مقابلے میں کہے تھے۔ تو دیکھتے ہی دیکھتے بات فخر و مباہات سے میدانِ قتال تک جا پہنچی۔ جسے حضور ﷺ نے اپنی مدبرانہ حکمت سے پرامن بنا دیا اور دشمن کی چال کی نشاندہی فرما دی۔[19]

۳.۵۔ دشمن کے دشمن کو جنگ پر ابھارنا

جب میدانِ بدر میں مشرکین مکہ کے ستر نامور سردار مارے گئے تو کعب بن اشرف جو کہ صف اول کا منافق تھا اس نے خبر کی تصدیق کرنے کے بعد موقع کو غنیمت جانا اور فوراً مدینہ سے روانہ ہوا اور مکہ پہنچا۔ المطلب بن وداعہ بن صبیرۃ السہمی کے گھر مہمانی اختیار کی، جس کے پاس عاتکہ بنت ابی العیص بھی تھی۔ انھوں نے اس کی میزبانی اور عزت کی اور یہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف لوگوں کو ابھارنے لگا اور مقتولینِ قریش پر مرثیے کہنے لگا۔

"نبئت ان الحارث بن ھشامھم　　فی الناس یبنی الصالحات ویجمع

لیزوریثرب بالجموع و انما　　یحمی علی الحسب الکریم الاروع "

مجھے خبر ملی ہے کہ ان میں حارث بن ہشام لوگوں میں نیک کام کر رہا ہے کہ جمع کر رہا ہے۔ تاکہ جتھوں کو لے کر یثرب سے مقابلہ کرے اور حقیقت یہ ہے کہ آباؤ اجداد کی شرافت کی حفاظت شان و شوکت والا ہی کرتا ہے۔

مدینہ واپس پہنچ کر مسلمان خواتین کے متعلق عاشقانہ اشعار کہنا شروع کئے جس پر اہل ایمان کو دلی تکلیف پہنچائی گئی۔[20] اس طرح وہ دو محاذوں پر بیک وقت لڑ رہا تھا کہ ایک تو دشمن کو سازش (Propaganda) کے تحت آمادۂ جنگ کرنے کے لئے تیش دلا رہا تھا اور دوسرا مسلمانوں کو نفسیاتی طور پر زک پہنچا رہا تھا۔ اور یہ دونوں طریقہ کار عصر حاضر میں بھی پوری شد و مد کے ساتھ مستعمل ہیں۔ ان کے ماہرین اس وقت امریکہ اور روس ہیں جو اپنی جنگ دوسرے ممالک اور دوسرے لوگوں کے ذریعے لڑنے کے ہمیشہ درپے رہتے ہیں۔

۳.۶۔ راہنما سے متعلق شہادت کی جھوٹی افواہ

اسی طرز کی پہلی افواہ غزوہ احد کے موقع پر پھیلائی گئی جب حضرت مصعب بن عمیر ہم شکل رسولِ خدا ﷺ آپ کی حفاظت کرتے ہوئے شہادت پا گئے، تو دشمنوں نے یہ خبر مشہور کر دی کہ نبی اکرم ﷺ شہید ہو گئے۔ جس کے نتیجے میں پورے لشکر میں افراتفری مچ گئی اور صفیں بکھر گئیں، کچھ صحابہ ہمت ہار بیٹھے اور کچھ کہنے لگے کہ جب رہبر ہی نہ رہے تو ہم جی کر کیا کریں گے اور دیوانہ وار لڑنے لگے۔[21]

---

[19] ایضاً، ص: ۴۶۸۔

[20] ایضاً ۲:۱۷۲-۱۷۱۔

[21] محمد بن اسحاق، **السیر والمغازی**، تحقیق: سہیل زکار (بیروت: دار الفکر، ۱۹۷۸ء)، ۳۲۴۔

دوسری جب صلح حدیبیہ کے موقع پر جب معاہدہ کے لئے حضرت عثمان ؓ کو مکہ روانہ کیا گیا۔ جس پر قریش نے آپ ؓ کو روک لیا اور مسلمانوں تک یہ خبر پہنچادی کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔ جو پھر بیعت رضوان کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔[۲۲] اس طرح کے حملوں کا مقصد دشمن کو فکری طور پر کمزور کرنا ہوتا ہے تاکہ اس کے لڑنے کی ہمت ٹوٹ جائے اور نفسیاتی طور پر بکھر جائے اس لئے کہ سپہ سالار، رہبر و راہنما قوم کی روح ہوتے ہیں جو انھیں بیدار اور متحرک کئے رکھتے ہیں۔

۴. نتائج تحقیق

اس عنوان "ففتھ جنریشن وار سیرت طیبہ کے تناظر میں تحقیقی جائزہ" کے تحت تعارف و اہمیت، قرآن وسنت کی روشنی میں اس کے نظائر پر تفصیلی بحث کے بعد درج ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ جنہیں نکات کی صورت میں درج کیا جاتا ہے۔

۱. جنگ ایک فطری مسابقت کا پیش خیمہ ہے جو مختلف حکمت عملیوں کے باعث مراحل طے کرتے ہوئے فی زمانہ جنگوں کی پانچویں نسل پہ جا پہنچی ہے جسے ففتھ جنریشن وار کے نام سے جانا جاتا ہے۔

۲. ففتھ جنریشن وار بنیادی طور پر انفارمیشن، پروپیگنڈا اور سائبر حملوں کے ذریعے غیر روایتی طرز پر لڑی جانے والی ایسی جنگ ہے جو جغرافیائی حدود و قیود سے ماوراء طویل دورانیے پر محیط لڑائی کا نام ہے۔

۳. غیر محدود ہونے کے باوجود یہ اذہان سے شروع ہو کر اذہان پہ ختم ہوتی ہے، یعنی اس جنگ کے ذریعے اذہان کو فتح کیا جاتا ہے۔

۴. واضح رہے کہ یہ کوئی بالکل نئی اور اجنبی جنگ کی قسم نہیں تخلیق آدم علیہ السلام سے چلی آرہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کئی نفسیاتی و نظریاتی حملے دشمنان اسلام کی جانب سے کیے گئے، جن کا تشفی جواب دیا گیا۔ اس کے طریقہ کار اور آلات میں فرق ضرور ہے مگر اثرات و نتائج وہی تھے جو آج مرتب ہو رہے ہیں۔

۵. اس جنگ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ دشمن خود کو حالت جنگ میں تسلیم ہی نہیں کرپاتا، اور ناکامی کی طرف بخوشی گامزن رہتا ہے۔

۶. ففتھ جنریشن وار میں کسی بھی ریاست کے سیاسی، اقتصادی، انتظامی اور قومی اتحاد کو مفلوج کیا جاتا ہے۔

۷. اس جنگ کے ذرائع و وسائل میں اہم ترین؛ ذرائع ابلاغ، پروپیگنڈا اور سائبر ٹیکنالوجی ہیں، جبکہ ذرائع ابلاغ کا مؤثر ترین حملہ نظام تعلیم اور نوجوان نسل کی اخلاقی بے راہ روی کا بندوبست کرنا ہے۔

۵. سفارشات

۱. ففتھ جنریشن وار کے نظائر کا عہد نبوی تا عہد صحابہ تجزیاتی مطالعہ اس عنوان پر PhD کی سطح پر مفصل مقالہ لکھا جاسکتا ہے۔

۲. اس عنوان کو مدنظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی قوانین کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کیا جاسکتا ہے۔

[۲۲] سیرۃ ابن ہشام، ۲: ۲۵۶۔

۳. ففتھ جنریشن وار کی اہمیت کے پیش نظر اس حقیقت کو عوامی سطح پر اجاگر کرنے کے لئے کالجز، یونیورسٹیز اور اہم اداروں کے لئے سیمینارز، ورکشاپس اور ٹیلی وژن پروگرامز کا انعقاد کرنا چاہیے۔

۴. اس جنگ کے دفاع میں ذرائع ابلاغ کے لئے سخت قانون سازی کرنا ہوگی تاکہ کسی بھی قسم ریاست مخالف مواد کی نشرو اشاعت کو روکا جاسکے۔

۵. ہمیں اپنے نظام تعلیم کو مذہبی اور تہذیبی و ثقافتی اقدار وروایات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس مسئلہ کا حل دریافت کرسکے۔

کتابیات

القرآن الکریم

ابن اثیر جزری، **الکامل فی التاریخ**،(کراچی: نفیس اکیڈمی، ۲۰۱۹ء)، ۱: ۵۰۴۔

بن باز، شیخ عبدالعزیز، **مجموع فتاوی ومقالات متنوعة**،(سعودی عرب: ادارہ بحوث العلمیہ، ۲۰۲۰ء)۔

جمال سید، **اضواء على الحرب النفسية** (قاہرہ: الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، ۱۹۷۲ء)۔

حمود الرحیلی، ڈاکٹر حمود بن احمد، **تحصين المجتمع المسلم ضد الغزو الفكري** (مدینہ منورہ: جامع اسلامیہ، ١٤٢٤ھ)۔

الزہیلی، ڈاکٹر وھبہ، **بین الاقوامی تعلقات**، مترجم: عبدالحکیم، (اسلام آباد: الشریعہ اکیڈمی، ۲۰۱۵ء)۔

ابن سعد، محمد، **الطبقات الكبرى**(لبنان، بیروت: دارالفکر، ۱۴۱۴ھ) ۔

محمد بن اسحاق، **السیر والمغازی**، تحقیق: سہیل زکار (بیروت: دارالفکر، ۱۹۷۸ء)۔

ابن ہشام، محمد عبدالملک، **سیرت ابن ہشام**، مترجم: قطب الدین احمد محمودی (، لاہور، : مکتبہ خلیل، ۲۰۱۳ء)۔

محمد اسماعیل ریحان، **نظریاتی جنگ کے محاذ**، (کراچی: المنہل، ۲۰۱۶ء)۔

ساجد الرحمان، **اسلامی معاشرہ کی تاسیس و تشکیل**، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۹۹۷ء)۔

H. Abbott, Daniel, The Handbook of ۵GW (USA: Nimble Books LLC, ۲۰۱۰) Deichman, Shane, supra note.

Qureshi, Waseem Ahmad, Fourth and Fifth Generation Warfare Technology and Perception (SAN DIEGO INTERNATIONAL LAW JOURNAL,۲۰۱۹).